حدیث شناسی:

اہمیت و معرفت دین

استاد محمد رضا حکیمی

ترجمہ: مولانا اکرام جعفری

دین شناسی قرآن میں

۱۔ یہ مناسب نہیں کہ مومنین کل کے کل (جہاد یا حصول علم کیلئے) اپنے گھروں سے) نکل کھڑے ہوں۔ پس ان میں سے ہر گروہ کی ایک جماعت (اپنے گھروں سے) کیوں نہیں نکلتی تاکہ وہ علم دین حاصل کرے اور جب وہ اپنی قوم میں واپس آئے تو اپنی قوم کو عذاب خداوندی سے ڈرائے تاکہ یہ لوگ خدا کی نافرمانی سے خوف زدہ رہیں[۱]

حدیث میں دین شناسی:

۱۔ حضرت علیؑ نے فرمایا کہ اے لوگو! اس دین اور اس دینداری میں کوئی بھلائی نہیں جو فہم و فراست اور نیک نیتی سے خالی ہو[۲]

۲۔ ایک دوسرے مقام پر امیر المومنینؑ یوں ارشاد فرماتے ہیں کہ ''بغیر دین سمجھے ہوئے عبادت کرنیوالے ایسے ہی ہیں جیسے کولھو کا بیل جو ایک مخصوص دائرہ میں گھومتا رہتا ہے اور اپنی جگہ سے آگے نہیں بڑھ پاتا''[۳]

۳۔ مصحف ناطق حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا'' اگر میرے پاس ایسے جوان شیعہ لائے جائیں جنھوں نے دین کو سمجھنے میں غور و فکر نہیں کیا تو میں انھیں سزا دوں[۴]

۴۔ صادق آل محمدؑ نے فرمایا: کاش میرے اصحاب کے سروں پر اس وقت تک تازیانہ

مارا جاتا جب تک کہ وہ حلال وحرام کو باقاعدہ سمجھ نہ لیں (اسے بحسن وخوبی اور مکمل طریقے پر ایک دوسرے سے سمجھ نہ لیں)۵

۵۔ دین فہمی کی طرف امام موسیٰ کاظم علیہ السلام ہمیں یوں راغب فرماتے ہیں "دین خدا میں غوروفکر کرو اور تحقیق وتدبر سے کام لو اس لئے کہ فہم وفراست اور تدبر وتعلق (فقہ) کلید بصارت سبب تکمیل عبادت اور دین ودنیا میں وجہ بزرگی وعظمت ہے۔ ایک عالم دین کو عابد شب زندہ دار پر اسی طرح فوقیت وفضیلت حاصل ہے جس طرح چاند کو تمام ستاروں پر، اور بے شک جو شخص بھی اپنے دین کے بارے میں غوروفکر نہیں کرتا خداوندعالم اس کے کسی عمل سے خوش نہیں ہوتا ہے۔۶

قرآن میں علم ومعرفت کی عمومیت کی اہمیت

۱۔ (اے رسول) ہم نے تم کو تمام لوگوں کے لئے خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے مگر بہت سارے لوگ (یہ) نہیں جانتے۔۷

۲۔ اے اہل کتاب تمہارے پاس ہمارا پیغمبر آچکا ہے وہ بیشتر چیزیں جو کتاب میں سے تم نے چھپا رکھی ہیں انھیں آشکار کردے گا اور بہت ساری (باتوں کو) درگزر کرے گا۔ تمہارے پاس تو خدا کی طرف سے ایک نور اور صاف صاف بیان کرنے والی کتاب آچکی ہے۔خداوندعالم اس کتاب کے ذریعہ ان لوگوں کو راہ نجات کی ہدایت کرتا ہے جو اس کی خوشنودی کے پابند ہیں اور اپنے حکم سے (خدا لوگوں کو) تاریکی سے نکال کر روشنی میں لاتا ہے اور نھیں راہ راست کی ہدایت فرماتا ہے۔۸

۳۔ خدا نے تمہارے پاس اپنا ذکر (قرآن) اور اپنا رسول بھیجدیا جو کہ تمہارے سامنے واضح آیتوں کی تلاوت کرتا ہے تاکہ جو لوگ ایمان لائے اور عمل صالح کرتے ہیں ان کو (کفر کی) تاریکیوں سے (ایمان کی) روشنی کی طرف نکال لائے۔۹

۴۔ ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیوں کے ساتھ بھیجا (اور حکم دیا) کہ اپنی قوم کو تاریکیوں سے

روشنی کی طرف نکال لاؤ۔ اور انھیں خدا کے دن (ایام اللہ) یاد دلاؤ۔ اس میں شک نہیں اس میں تمام صبر وشکر کرنے والوں کے واسطے بہت سی نشانیاں ہیں۔ ۱۰

۵۔ یہ قرآن لوگوں کے لئے بصیرتوں کا مجموعہ ہے اور صاحبان ایمان وایقان کے لئے سراپا رحمت اور ذریعہ ہدایت ہے۔ ۱۱

حدیث

۱۔ حضرت پیغمبر اکرمؐ نے ارشاد فرمایا کہ میری امت کے ہر صاحب عقل وخرد پر چار چیزیں واجب ہیں۔ دریافت کیا گیا یا رسول اللہؐ! وہ چار چیزیں کیا ہیں؟ تو آپ نے فرمایا۔ علم ودانش کی گفتگو بغور سننا۔ اسے حفظ کرنا۔ پھر اسے لوگوں تک پہنچانا اور خود بھی (ان باتوں پر) عمل کرنا۔ ۱۲

۲۔ نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دوسرے موقع پر فرمایا۔ جو شخص علم حاصل کرتا ہے اور اسے دوسروں تک پہنچاتا ہے تو یہ نشر واشاعت علم اس شخص کے لئے تحفۂ عظیم ہے جو اس پر عمل کرے۔ ۱۳

۳۔ قیام اخوت علمی کے سلسلہ میں یہ بھی آنحضرت (ص) کا ارشاد ہے کہ اپنے بھائی کو علمی صدقہ دو (یعنی تعلیم دو) تاکہ اس کی رہنمائی ہوسکے اور اس پر نظر لطیف وعنایت رکھو تاکہ وہ حق وصداقت پر عمل کرکے صراط مستقیم پر گامزن ہوسکے۔ ۱۴

۴۔ آنحضرت (ص) نے حضرت علیؑ کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا اے علیؑ!: تین چیزیں حقیقت ایمان میں سے ہیں۔ ۱۔ حالت تنگدستی میں عطا وبخشش کرنا۔ ۲۔ اپنے نفس کے مقابل لوگوں کے ساتھ انصاف کرنا۔ ۳۔ جذبہ تحصیل علم رکھنے والوں کو علم دینا۔ ۱۵

۵۔ پیغمبر اکرمؐ نے علم کو مخفی رکھنے والوں کے سلسلہ میں تنبیہ فرمایا" جو شخص بھی علم کو اپنے سینے میں پوشیدہ رکھتا ہے خداوند عالم روز حشر آگ سے اس کا منہ بھر دیگا۔ ۱۶

۶۔ امیر المومنین حضرت علیؑ نے فرمایا علم وعمل کی تلوار سے جہل ونادانی کا مقابلہ کرو۔ ۱۷

۷۔ امام جوادؑ نے فرمایا کہ عالم اگر موعظہ کرنے میں خود داری برتے تو وہ عالم نہیں بلکہ خائن ہے۔ اگر گمراہ کی رہنمائی نہ کرے یا مردہ دل میں روح علم نہ پھونکے تو ایسا عالم مجسمۂ بدی ہے اس لئے کہ خداوند عالم نے قرآن مجید میں علماء سے اس بات پر عہدو پیان لئے جانے کا تذکرہ کیا ہے کہ وہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کریں نیکی وپرہیزگاری میں دوسروں کی مدد کریں۔ گناہ ودشمنی میں کسی کے شریک نہ رہیں۔ ۱۸؎

۸۔ حضرت علیؑ نے فرمایا کہ خداوند عالم نے اس وقت تک نادانوں اور کم علموں سے حصول علم وآگہی کا عہد وپیان نہیں لیا جب تک کہ علماء ودانشوروں سے اس بات کا اقرار نہیں کرالیا کہ وہ علم ودانش دوسروں تک بھی پہنچائیں گے اسی لئے کہ علم وآگہی جہل ونادانی پر فوقیت رکھتی ہے۔ ۱۹؎

۹۔ حضرت امام جعفر صادقؑ نے اس آیت ''...وممّارزقنا هم ينفقون.

ترجمہ: اور ہم نے جو کچھ انھیں روزیاں عطا کیں ہیں وہ دوسروں کو بخش دیتے ہیں۔ اس آیۂ مبارکہ کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ روزی سے مراد وہ علم ہے جو علماء کو عطا کیا گیا جسے وہ دوسروں کو سکھاتے ہیں۔ ۲۰؎

۱۰۔ امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ جس نے تم سے تحصیل علم کیا اس کی جزا ایسی ہی ہے جیسی اس شخص کی ہے جس سے علم حاصل کیا گیا۔ لیکن سکھانے والا سیکھنے والے سے افضل ہے۔ صاحبان علم سے علم حاصل کرو اور اپنے بھائیوں کو اسی طرح تعلیم دو جس طرح تم نے علماء سے علم حاصل کیا ہے۔ ۲۱؎

۱۱۔ حضرت صادقؑ آل محمدؐ نے فرمایا اپنے علم کو ضبط تحریر میں لاؤ اور اسے اپنے بھائیوں کے درمیان منتشر کرو اور جب وقت مرگ آپہنچے تو اپنی اولاد کے لئے اپنی کتاب بطور ورثہ چھوڑ جاؤ اس لئے کہ ایسا زمانہ آنے والا ہے جب لوگ کتاب سے زیادہ کسی چیز سے محبت والفت نہ رکھیں گے۔ ۲۲؎

۱۲۔ ایک دوسرے مقام پر حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ہر چیز کی زکوٰۃ ہے پس علم کی زکوٰت یہ ہے کہ صاحبان علم سے علم حاصل کیا جائے۔ ۲۳

۱۳۔ نیز امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ خدا وندعالم نے تمہارے ہر عضو بدن پر زکوٰت واجب کی ہے... چنانچہ زبان کی زکوٰت مسلمانوں میں علم وآگہی کی ترغیب اور عاقلوں کی تخلیق ہے.... ۲۴

۱۴۔ حضرت امیر المومنینؑ کا ارشاد ہے کہ تم لوگ ایک دوسرے کی ملاقات کے لئے جایا کرو اور آپس میں (احادیث کے بارے میں) گفت وشنید کرو اس لئے کہ اگر تم نے ایسا نہ کیا تو احادیث کہنہ وفرسودہ ہوجائیں گی۔ ۲۵

۱۵۔ امام صادقؑ کا فرمان ہے کہ تم لوگ ایک دوسرے کا دیدار کرو اس لئے کہ اس سے تمہارے قلوب زندہ ہوں گے اور ہماری احادیث کو یاد کرو یہ تمہیں آپس میں ایک دوسرے کیلئے مہربان بنائیں گی اگر تم احادیث پر عمل کرو گے تو یہ تمہاری رشد وہدایت کا ذریعہ بنیں گی اور اگر تم نے اسے بھلا دیا (یا ترک کر دیا) تو یہ تمہاری گمراہی و ہلاکت کا سبب بن جائیں گی لہٰذا تم (احادیث پر) عمل کرو اس لئے کہ ہمیں تمہاری بہتری ورستگاری پسند ہے۔ ۲۶

۱۶۔ امام رضاؑ نے ارشاد فرمایا کہ خداوندعالم اس شخص کو بخش دیتا ہے جو کہ ہمارے 'امر'' کو زندہ کرتا ہے (راوی حدیث کا بیان ہے کہ میں نے) امامؑ سے دریافت کیا کہ کس طرح آپ کا ''امر'' زندہ ہوتا ہے! امامؑ نے فرمایا میرے علوم کو حاصل کرنا اور لوگوں کو اس کی تعلیم دینا۔ اس لئے کہ اگر لوگوں کو ہمارے اقوال وتعلیمات سے آگاہ کیا جائے تو وہ میرے پیرو (مطیع) ہوتے نظر آئیں گے۔ ۲۷

۱۷۔ عبد العظیم حسنی امام جوادؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا برادران ایمانی کی زیارت روح کی آسودگی اور عقل کی یاوری کا سبب ہے (اس لئے کہ باہم ملاقات سے معلومات وآگہی ایک دوسرے تک منتقل ہوتی ہے) چاہے یہ ملاقات قلیل وقفہ کے لئے ہی

کیوں نہ ہو۔ ۲۸؎

۱۸۔ امام محمد باقرؑ کا ارشاد ہے کہ تم اپنے اپنے گھروں میں ایک دوسرے سے ملاقات کرو اس لئے کہ یہ ہمارے "امر" کو زندگی بخشنے کا سبب ہے۔ ۲۹؎

قرآن کی نظر میں مفید علم ودانش کی اہمیت

۱۔ اور انھیں اچھی بات کی ہدایت کی گئی اور انھیں سزاوار حمد کا راستہ دکھایا گیا۔ ۳۰؎

۲۔ (اے رسول) تم میرے ان بندوں کو خوش خبری دیدو جو بات کو دل لگا کر سنتے ہیں اور پھر ان میں سے اچھی بات پر عمل کرتے ہیں۔ ۳۱؎

۳۔ یہ قرآن تمہارے پروردگار کی طرف سے حقیقت کی دلیل اور صاحبان ایمان کے لئے مرکز ہدایت ورحمت ہے۔ ۳۲؎

۴۔ یہ قرآن لوگوں کی ہدایت کے لئے وسیلوں کا مجموعہ ہے اور باتیں کرنے والے لوگوں کے لئے (از سرتاپاء) ہدایت ورحمت ہے۔ ۳۳؎

۵۔ جو شخص مردہ تھا پھر ہم نے اس کو زندہ کیا اور اس کے لئے ایک نور پیدا کیا جس کے ذریعہ سے وہ لوگوں میں چلتا پھرتا ہے۔ کیا یہ شخص اس شخص کے جیسا ہوسکتا ہے جس کی یہ حالت ہے کہ اندھیروں میں پھنسا ہوا ہے اور وہاں سے کسی طرح نکل نہیں سکتا ہے!.... ۳۴؎

حدیث

۱۔ حضرت علیؑ نے فرمایا کہ صاحبان تقویٰ نے اپنے کان سودمند علوم کے (سننے کے لئے) وقف کردیے ہیں۔ ۳۵؎

۲۔ امیر المومنینؑ کا ارشاد ہے کہ اپنے خورد سے بھی اگر کوئی چیز سیکھ سکتے ہو تو سیکھ لو اس لئے کہ خداوند عالم نے اس عمل کو سودمند قرار دیا ہے ۳۶؎

۳۔ ایک اور مقام پر امیر المومنینؑ فرماتے ہیں کہ "بہترین بات وہ ہے جو مفید ہو اور

تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ علم ودانش جو کہ سودمند نہ ہو اس میں کوئی بھلائی نہیں ہے اور جس علم کا سیکھنا مناسب نہ ہو اس علم سے استفادہ نہیں کیا جاسکتا۔ ۳۷؎

۴۔ امام محمد باقرؑ نے ارشاد فرمایا کہ آپس میں اس طرح رہو کہ خیر سے آگاہ رہو اور دوسرے افراد سے بھی خیر حاصل کرو۔ ۳۸؎

۵۔ امام موسیٰ کاظمؑ کا فرمان ہے کہ بہترین علم وہ ہے جس کے بغیر شائستہ عمل انجام نہ دیا جاسکے۔ واجب ترین عمل یہ ہے کہ جس کے انجام دینے پر تم سے سوال کیا جائے۔ لازم ترین علم وہ ہے جو تمہیں طہارت قلب عطا کرے۔ اور اس کے فساد وتباہی کو تم پر آشکار اکرے اور انجام کے اعتبار سے قابل تعریف وہ علم ہے جو فوری طور پر تمہارے علم میں اضافہ کرے۔ پس ایسے علم میں تم خود کو مصروف نہ کرو جس کی جہالت سے تم کو کوئی نقصان نہ پہنچے، اور ایسے علم سے غافل بھی مت رہو جس کے ترک کرنے سے تہاری جہالت میں اضافہ ہو۔ ۳۹؎

۶۔ امام محمد باقرؑ کا ارشاد ہے کہ جو کسی کو باب ہدایت تعلیم کرتا ہے اس کی جزاء ایسی ہی ہے جیسی اس پہ عمل کرنے والے کی ہے اور سکھانے والے کے اجر میں کوئی کمی بھی نہیں ہوتی۔ ۴۰؎

۷۔ حضرت امام کاظمؑ نے فرمایا "میں لوگوں کے علم ودانش کو چار چیزوں میں پاتا ہوں۔ ۴۱؎ اوّل یہ کہ تم اپنے اپنے پروردگار کو پہچانو، دوسرے تمہیں یہ معلوم ہو کہ اس نے (اللہ نے) تمہارے ساتھ کیا کیا ہے (اس نے تمہیں کون کونسی نعمت دی اور تم نے کس نعمت کے بعد کونسی نعمت حاصل کی) تیسرے یہ کہ تمہیں اس بات کی خبر ہو کہ تم سے کس چیز کا مطالبہ کیا جارہا ہے چوتھے اس چیز کا علم ہو کہ کونسی چیز تمہیں دین سے خارج کرکے گمراہ کررہی ہے۔ ۴۲؎

۸۔ حضرت علیؑ کا ارشاد ہے کہ تمہارے علم وخرد کے کمال کے لئے یہی کافی ہے کہ تم پر رشد وہدایت سے گمراہی وضلالت کا راستہ واضح کردیا گیا ہے ۴۳؎

۹۔ حضرت علیؑ کا یہ بھی فرمان ہے کہ تم پر اس کی (خدا کی) اطاعت واجب ہے جس

سے جاہل رہنے پر تم معذور نہیں قرار دئے جاسکتے۔ ۴۴؎

۱۰۔ امام صادقؑ نے فرمایا کہ جس چیز کا تمہارے لئے جاننا بہتر نہیں اسے خوب سمجھ لو اور اپنی بہتری کا انتظام کرو اور جس چیز کے جاننے میں عذر وجہالت ونادانی قابل قبول نہیں اس کے لئے اٹھ کھڑے ہوجاؤ۔ اس لئے دین خدا کے چند ارکان ہیں جب کوئی شخص اسے نہیں جانتا تو اسے ظاہری عبادت میں محبت ومشقت سے کچھ حاصل ہونے والا نہیں اور جو کوئی ارکان کو جانتا ہے وہ اپنے اعمال کی عمارت انھیں بنیادوں پر قائم کرتا ہے۔ عبادت میں میانہ روی اُسے کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتی اور سوائے خدا کے مخصوص بندوں کے کسی کو اس راہ میں مرتبہ حاصل نہیں۔ ۴۵؎

۱۱۔ حضرت علیؑ کا قول ہے کہ "علم اس سے کہیں بڑا اور زیادہ ہے کہ اس کو محدود کیا جائے۔ پس ہر علم سے اس کا بہترین حصہ حاصل کرو۔ ۴۶؎

۱۲۔ امیر المومنینؑ نے فرمایا انسان کے کمال کے لئے ضروری ہے کہ جو چیز اس کے لئے مناسب نہ ہو اسے ترک کردے اور اس (شخص) کی عرفان وآگہی اس میں ہے کہ وہ اپنے زمانہ کو پہچانے۔ ۴۷؎

۱۳۔ نیز امیر المومنین کا یہ بھی فرمان ہے کہ "عقلمند وہ نہیں ہے جو شر سے خیر کو پہچانے بلکہ عقلمند وہ شخص ہے جو شر سے راہ خیر پیدا کرے۔ ۴۸؎

۱۴۔ حضرت علیؑ سے دریافت کیا گیا کہ عقلمند ترین شخص کون ہے! آپ نے جواب دیا کہ وہ شخص عقلمند ہے جو گمراہی کے راستے میں رشد وہدایت کا راستہ دیکھ لے اور صراط مستقیم پر گامزن رہے۔ ۴۹؎

قرآن میں غیبی اور جادوئی علوم کی ہوس کی ممانعت

۱۔ (وہ لوگ) اس منتر (علم جادو) کے پیچھے پڑگئے جس کو سلیمان کے زمانہ سلطنت میں شیاطین جپا کرتے تھے حالانکہ سلیمان نے کفر نہیں اختیار کیا بلکہ وہ شیاطین کافر ہوگئے جو لوگوں

کو جادو سکھایا کرتے تھے اور اسی طرح وہ چیزیں جو ہاروت وماروت دونوں فرشتوں پر بابل میں نازل کی گئی تھیں حالانکہ یہ دونوں فرشتے کسی کو سکھاتے نہ تھے جب تک یہ نہ کہہ دیتے تھے کہ ہم دونوں خدا کی طرف سے فقط (ذریعہ) آزمائش ہیں۔ پس تم (اس پر عمل کرکے) کافر نہ ہو جانا اس پر بھی (لوگ) ان سے وہ (ٹوٹکے) سیکھتے تھے جن کی وجہ سے زوجہ وشوہر میں دوریاں پیدا کردیں، ....انھوں نے وہ چیزیں سیکھیں جو ان کے لئے نقصان دہ تھی سود مند نہ تھیں... ۵۰

حدیث

ا۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے حضرت رسول خدا سے روایت کی ہے کہ ایک روز آنحضرت (ص) داخل مسجد ہوئے۔ آپ نے دیکھا کہ ایک شخص کو لوگوں نے گھیر رکھا ہے۔ فرمایا یہ کیا ہے؟ (یعنی اس شخص کو کیوں گھیر رکھا ہے) لوگوں نے جواب دیا یہ علامہ ہے علامہ!؟ کیا مطلب .لوگوں نے جواب دیا کہ یہ شخص سب سے زیادہ اہل عرب کے حسب ونسب دورجاہلیت کی تاریخ جنگ اور عرب شعراء کے اشعار سے واقف ہے اور انہیں حفظ کیئے ہوے ہے ...پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا یہ تو وہ علم ہے جس کا جاننا صاحب علم کو کوئی خاص فائدہ نہیں پہچاسکتا ہے اور اس کے نہ جاننے سے کسی نقصان کا اندیشہ بھی نہیں ۔ پھر آنحضرتؐ نے فرمایا علم تین چیز سے ہے آیہ محکم ، ایسا فریضہ جس میں میانہ روی اختیار کی جائے اور سنت قائمہ پس اس کے علاوہ جو (علم بھی) ہے وہ فضول ہے۔ ۵۱

۲۔ حضرت علیؑ کا ارشاد ہے کہ بغیر حکمت ودانائی کے غوروفکر کرنا ہوس ہے۔ ۵۲

۳۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے شاگرد مفضل کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا ''اے مفضل اس بات کو باقاعدہ سمجھے رہو کہ انسان کے لئے کن چیزوں کا جاننا بہتر ہے اور اسے کن چیزوں کے جاننے سے منع کیا گیا ہے۔ وہ چیزیں جو انسان کے لئے فلاح دین ودنیا کا سبب ہیں اس کا جاننا ضروری ہے۔ مثلاً خداوند عالم کی الوہیت وخلاقیت کا اس کے

دلائل وشواہد کے توسط سے اقرار کرنا، حقوق عباد کا خیال رکھنا، والدین کے حقوق ادا کرنا۔ امانت میں خیانت سے گریز کرنا، دوستوں کی مدد کرنا۔ اسی طرح ہر اس چیز کو پسند اور قبول کرنا، جو فطرت بشری کے عین مطابق ہے اور ہر امتی اس کی موافقت ومخالفت سے بخوبی واقف ہے۔

اسی طرح انسان یہ بھی جانتا ہے کہ جو چیز دنیا وی مفاد کے لئے بہتر ہے وہ قیمت رکھتی ہے جیسے کاشتکاری وشجر کاری، زمین سے استفادہ کرنا، زمین کے سینہ کوشگاف دیکر اس سے پانی حاصل کرنا ،علاج ومعالجہ کے لئے جڑی بوٹیوں کی تشخیص کرنا ایسے مقوی کان کی دریافت کرنا جس سے قیمتی پتھر اور جواہرات حاصل کئے جاسکیں، کشتیوں کا سفر اختیار کرنا، دریاؤں کو عبور کرنا، سمندروں میں غوطہ زنی کرکے در آبدار حاصل کرنا، دریائی وصحرائی جانوروں اور پرندوں کے شکار کے فنون سے آگاہ ہونا فن صنعت حرفت حاصل کرنا، مال تجارت کی درآمد وبرآمد کرنا، اس کے علاوہ اور بھی اس طرح کے دوسرے علوم فنون دنیاوی امور کے بہتر ہونے کا ذریعہ ہیں۔

لہٰذا آدمی کو ان تمام علوم کے حصول کی اجازت دی گئی ہے جس کی وجہ سے وہ اپنے دین ودنیا کو سنوار سکے۔ اور ان تمام علوم کے سیکھنے کی ممانعت کی گئی ہے جو نہ اس کے شایان شان ہے اور نہ ہی وہ اسے حاصل کرنے کی قوت رکھتا ہے جیسے علم غیب اور وہ تمام چیزیں جو آئندہ رونما ہونے والی ہیں اور بعض ان میں سے وہ ہیں جو واقع ہوچکی ہیں۔

لہٰذا ذرا غور تو کرو کہ کس طرح انسان کو دین ودنیا کی ہر چیز جس کا وہ خواہش مند تھا عطا کردی گئی۔ لیکن کچھ چیزیں اس سے مخفی رکھی گئیں تا کہ وہ اپنی صلاحیتوں کا اندازہ کرکے پھر اپنی قوت علمی سے اس تک پہونچ سکے ان دونوں (خفی وجلی) امور میں انسان ہی کی فلاح ہے۔

اب اے مفضل! ذرا خدا کی اس حکمت پر غور وفکر تو کرو کہ اس نے کچھ چیزوں کا علم اپنے بندوں سے کیوں مخفی رکھا مثلاً اگر انسان کو اپنی طبعی عمر معلوم ہوتی اور اسے یہ معلوم ہوتا کہ اس کی حیات مختصر ہے تو ایسی صورت میں جب وہ اپنے موت کے وقت سے آگاہ ہوتا تو

جیسے جیسے اس کے موت کی تاریخ قریب آتی جاتی اس کی نظر میں زندگی ناگوار ہوتی چلی جاتی۔ اسی طرح اگر کسی شخص کو اپنے فقروفاقہ کے سلسلہ میں معلوم ہوتا تو وہ قبل از وقت تنگدستی سے کام لینا شروع کر دیتا اور اپنا ذہنی آرام وسکون صرف تصور فقر سے کھودیتا.....جو شخص اپنی عمر کے ختم ہونے کا یقین کرلیتا ہے نا امیدی اسے اپنے حصار میں لے لیتی ہے یہاں تک کہ اگر وہ طویل عمرلیکر آیاہو پھر بھی نا امیدی اس کا ساتھ نہیں چھوڑتی۔ ۵۳

❀❀❀❀

حوالے:

۱۔سورہ توبہ (۹) آیت ۱۲۲

۲۔بحار الانوار ۷۰ / ۳۰۷ از کتاب ''المحاسن''

۳۔اختصاص۔ص ۲۳۸

۴۔بحار الانوار ۱/ ۲۱۴ کتاب ''المحاسن''

۵۔بحار الانوار ۱/ ۲۱۳ کتاب ''المحاسن''

۶۔تحفۃ العقول ص۔ ۳۰۳۔۳۰۲

۷۔سورہ سبا ۳۴ آیت ۲۸

۸۔سورہ مائدہ ۵ آیت ۱۶۔۱۵

۹۔سورہ طلاق ۶۵ آیت ۱۱۔۱۰

۱۰۔سورہ ابراہیم ۱۴ آیت ۵

۱۱۔تحفۃ العقول ص ۴۶

۱۲۔عدۃ الداعی ص ۶۳

۱۳۔بحار الانوار ۲/ ۸۷ از کتاب ''عوالی اللئالی''

۱۴۔سورہ جاثیہ ۴۵ آیت ۲۰

۱۵۔مستدرک الوسائل ۳/ ۱۸۵
۱۶۔خصال ۱/ ۱۲۵
۱۷۔غررالحکم ۲۰۵
۱۸۔کافی ۸/ ۵۴
۱۹۔ بحار الانوار ۲/ ۲۳ و اصول کافی ۱/ ۴۱
۲۰۔ بحار الانوار ۷۰/ ۲۶۷
۲۱۔ بصائر الدرجات ص ۴
۲۲۔ وسائل ۱۸/ ۱۵۶
۲۳۔وسائل ۱۸/ ۶۱
۲۴۔ امالی طوسی ۱/ ۹۳
۲۵۔عدۃ الداعی ص ۶۳
۲۶۔بحار الانوار ۹۶/ ۷
۲۷۔مستدرک الوسائل ۳/ ۱۸۲
۲۸۔معانی الاخبار ۱/ ۱۷۴
۲۹۔خصال ۱/ ۲۲
۳۰۔سورہ حج ۲۲ آیت ۲۴
۳۱۔سورہ زمر ۳۹ آیت ۱۸
۳۲۔سورہ اعراف ۷ آیت ۲۰۳
۳۳۔سورہ جاثیہ ۴۵ آیت ۲۰
۳۴۔سورہ انعام ۶ آیت ۱۲۲
۳۵۔نہج البلاغہ ۶۱۲

۳۶۔ بحار الانوار ۲/ ۱۷ از کتاب خصال
۳۷۔ نہج البلاغہ ۹۱۰، عبدہ ۲/ ۴۱
۳۸۔ بحار الانوار ۱/ ۱۹۴
۳۹۔ بحار الانوار ۷۸/ ۳۳۳
۴۰۔ بحار الانوار ۲/ ۱۹ از کتاب ''المحاسن''
۴۱۔ یعنی سودمند علم ودانش کا حاصل کرنا ہر شخص پر لازم اور لوگوں کے لئے مفید ہے۔ یہ حدیث اصول کافی میں (۱/ ۵۰) حضرت امام جعفر صادقؑ سے مروی ہے۔
۴۲۔ کشف الغمہ ۲/ ۲۵۶۔۲۵۵
۴۳۔ نہج البلاغہ ۱۲۸۴
۴۴۔ نہج البلاغہ ۱۱۶۴
۴۵۔ بحار ۱/ ۲۰۹ از کتاب ''کنز القواعد''
۴۶۔ غرر الحکم ۴۲
۴۷۔ بحار ۷۸/ ۸۰
۴۸۔ بحار ۷۸/ ۶ از کتاب ''مطالب السؤل''
۴۹۔ ''امالی' صدوق'' ۳۵۴
۵۰۔ سورہ بقر (۲) آیت ۱۰۲
۵۱۔ اصول کافی ۱/ ۳۲
۵۲۔ غرر الحکم ۲۸
۵۳۔ بحار ۳/ ۸۴۔۸۳

❀❀❀❀